تحریر : نیاز احمد چوہدری مظفر آباد

کیا آخری کشمیری کے قتل کا انتظار ہے

اگر چہ کشمیر کی موجودہ تحریک میں عسکریت کا عنصر شامل ہو چکا ہے لیکن حقیقتاً یہ ایک عوامی تحریک ہے ۔ جو حق خود ارادیت کے حصول تک جاری رہیگی ۔ کیونکہ ریاست کے تمام عوام اس تحریک میں عملاً شامل ہیں ۔ لاکھوں افراد بھارتی سامراج کے خلاف مظاہرے کر رہے ہیں ۔ ان مظاہرین میں عورتیں ' بچے ' بوڑھے اور نوجوان سب شامل ہیں ۔

کشمیر کی تحریک آزادی کوئی ہنگامی یا وقتی جوش اور ولولے کا نتیجہ نہیں ہے ۔ بلکہ بیالیس سالہ طویل پس منظر ہے ۔ تقسیم ہند کے اصولوں کے مطابق اس مسلم ریاست کا الحاق پاکستان کے ساتھ ہونا تھا ۔ مگر ہندو سامراج نے بھارت کو کشمیر پر لشکر کشی کی دعوت دی ۔ یوں مسلم عوام کے خواہشات کا خون کرتے ہوئے ریاست کشمیر پر بھارت نے ظالمانہ قبضہ کرلیا ۔ اس قبضے کے خاتمے کے لئے کشمیری عوام نے مسلح جدو جہد کا آغاز کیا ۔ اس جد و جہد کے نتیجے میں ریاست کا کچھ حصہ آزاد ہوگیا ۔ اس علاقے میں جب آزاد حکومت تشکیل دی گئی اور کشمیری عوام نے تہیہ کر لیا کہ وہ ریاست کے چپہ چپہ کو آزاد کرا کر دم لیں گے

آخر کار بھارت نے مجاہدین کی کامیابیوں سے خوف زدہ ہو کر اقوام متحدہ کا دروازہ کھٹکھٹایا اور پاکستان پر الزام لگایا کہ اس نے کشمیر پر حملہ کر دیا ہے ۔ اس طرح بھارت اقوام متحدہ اور پاکستان کے ذریعے جنگ بند کروانے میں کامیاب ہوگیا ۔ اقوام متحدہ نے تنازعہ کشمیر پر ایک قرار داد پاس کی ۔ ریاست کے عوام کو آزادانہ ' منصفانہ استصواب رائے کا حق دیا جائیگا تاکہ وہ اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کر سکیں ۔ لیکن بیالیس سالہ انتظار کے باوجود کشمیری عوام کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق حاصل نہ ہو سکا ۔

ان بیالیس برسوں میں بھارت کے کشمیر پر اپنے قبضے کو استحکام دینے کی خاطر مختلف محاذوں پر بڑی منصوبہ بندی کے ساتھ کام کیا ۔ بھارت عسکری تسلط کے ساتھ ساتھ سیاسی اور فکری غلبہ کی بھی بہت کوشش کی ۔ پہلے مرحلے میں بھارت نے جموں و کشمیر کے آئین پر

کاری ضرب لگائی۔ اور ایک کٹھ پتلی حکومت قائم کی اور غیر قانونی طور پر صدر ریاست اور وزیر اعظم کا عہدہ ختم کرکے گورنر اور وزیر اعلیٰ کا عہدہ قائم کیا گیا۔

ریاستی آئین کے تحت ریاست میں کوئی غیر ریاستی باشندہ ملازم نہیں ہو سکتا۔ لیکن کشمیر میں عجیب طرفہ تماشہ یہ کیا گیا کہ یہاں ایک غیر ریاستی شخص کو گورنر مقرر کیا گیا۔ اور پھر بھارت نے ریاست کو بھارتی یونین میں ضم کرنے کے لئے بھارتی سپریم کوٹ کا دائرہ کار ریاست تک بڑھا دیا۔ ریاستی تشخص کو ختم کرنے کے لئے سپریم کورٹ سے حسب ضرورت فیصلے حاصل کئے گئے۔ غیر ریاستی گورنر کی تقرری سپریم کورٹ کی حدود میں ریاست کو بھی شامل کرنے کے بعد اور پھر اس بھارتی الیکشن کمیشن کے ذریعے ریاست میں بھارت نواز حکومتیں قائم کی جاتی رہیں۔ بھارت نے ریاستی الیکشن کے ذریعے عالمی دنیا کو یہ باور کروانے کی کوشش کی کہ کشمیری عوام نے خود کو بھارت میں ضم کر دیا ہے۔ اور کشمیر میں ایک منتخب حکومت ہے۔ بھارت نے بڑی مہارت اور ریا کاری کے ساتھ امریکہ اور بالخصوص مغربی ممالک میں یہ تاثر پیدا کیا کہ مقبوضہ کشمیر کے عوام بھارت کے جمہوری عمل کا حصہ بن چکے ہیں۔ لیکن یہ استعمار کی خوش فہمی تھی۔ کشمیر کے باشعور عوام اپنے فطری تاریخی اور بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ حق سے دستبردار ہوجائیں گے۔ ریاست کے عوام نے بھارت نواز حکومتوں کی ہمیشہ شدید مذمت کی ہے۔ بھارت کی ریاستی معاملات میں بیجا مداخلت پر احتجاج کیا۔ مگر ہر بار پرامن بھارتی کانوں سے ٹکرا کر ہوا میں تحلیل ہو جاتا ہے۔ بھارت کے ان استعماری حربوں کے خلاف کشمیر میں عوامی رد عمل کا لا وا پکتا رہا۔ کشمیر سے ظلم وجبر کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کا گلا گھونٹ دیا جاتا رہا ہے۔ انصاف عدل اور انسانی حقوق کی بازیابی کی بات کرنے والوں کو فرضی مقدمات میں ملوث کرکے کالے قوانین کے تحت گرفتار کر لیا جاتا۔ نام نہاد انسداد دہشت گردی کے ادارے اور پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت ہزاروں آزادی پسند لوگوں کو گرفتار کرکے ایک نامعلوم مدت کے لئے جیل میں بند کردیا جاتا تھا۔ گذشتہ چالیس سال کے دوران لاکھوں افراد کو ان کے کالے قوانین کے تحت اذیتوں کا شکار ہونا پڑا۔ زیر زمین انٹیرو گیشن سیل کا قیام عمل میں لاکر ریاست کے نوجوانوں کو حق خود

ارادیت سے محروم کرنے کے لئے انسانیت سوز اذیتیں دی گئیں اور ریاست کے نوجوانوں کو اس امر پر مجبور جاتارہا کہ وہ ریاست کے فراڈ جمہوری نظام کے تحت ریاست کے دوسرے درجے کے شہری بننے کے لئے تیار ہو جائیں ۔ ان خواہ ساختہ جرائم کے خلاف کسی بھی عدالت میں انصاف طلب کرنے کا حق ریاستی عوام کو حاصل نہ تھا ۔

آخر کار ایک دن آگیا جب کشمیری نو جوانوں نے اپنے حق اور آزادی کے حصول کے لئے پورے کشمیر کو رزمگاہ میں بدل دیا ۔ ریاستی عوام نے بھرپور انداز میں احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ شروع کیا ۔ اور لاکھوں افراد نے اقوام متحدہ کے دفاتر کے سامنے جمع ہو کر حق خود ارادیت کا مطالبہ کیا ۔

بھارت نے ریاستی عوام کی اس ہمہ گیر تحریک سے خوف زدہ ہو کر اس تحریک کو بذریعہ طاقت کچلنے کا راستہ اختیار کیا ۔ لاکھوں کی تعداد میں پر امن مظاہرین پر بلا جواز گولیاں برسائی گئیں ۔ گاؤں کدال میں ہزاروں افراد کے ہجوم پر گولیوں کا مینہ برسا کر سینکڑوں افراد کو شہید کردیا گیا ۔ بھارت کے اس ظالمانہ اقدام سے پرامن جد و جہد عسکری جد و جہد کیصورت میں تبدیل ہونا شروع ہوئی ۔ اس کے باوجود ریاستی عوام کی کثریت نے ضبط و تحمل کامظاہرہ کرتے ہوئے حق خود ارادیت کا جد و جہد کو پر امن رکھنے کا فیصلہ کیا ۔

لیکن ہندواڑہ اور ریاست کے دیگر علاقوں میں منظم قتل عام ' اجتماعی عصمت دری اور آتشزدگی کے واقعات نے نوجوان نسل کو اپنے دفاع میں ہتھیار اٹھانے پر مجبور کردیا ۔ ریاستی عوام کی تحریک آزادی کو کچلنے کے لئے بھارت بڑے پیانے پر طاقت اور جبر کے ظالمانہ ہتھکنڈے استعمال کر رہا ہے ۔ لیکن اقوام عالم اور حقوق انسانی کی تمام تنظیمیں خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہیں ۔ کشمیر میں بے گناہ معصوم بچوں کے خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں ۔ اور حقوق انسانی تمام تنظیموں کے لب سلے ہوئے ہیں ۔ کیا کشمیر میں انسان نہیں رہ رہے ہیں ۔ کیا بھارت کے مکروہ ماتھے پر کشمیری عوام کا لہو مغربی دنیا کو جھومر نظر آرہا ہے ۔

ریاست میں ذرائع ابلاغ پر مکمل پابندی ہے ۔ ریاستی اخبارات میں سے اکثر بند ہوچکے ہیں ۔ اور جو چھپ رہے ہیں وہ حکومت کے مظالم کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں لکھ سکتے ۔

بین الا قوامی پریس کے کشمیر میں داخل ہونے پر مکمل پابندی ہے ۔ حتی کے بھارتی جریدے " انڈیا ٹوڈے " کے نمائندے کو ریاست بدر کر دیا گیا ۔ اور انڈیا ٹوڈے میں چھپنے والی کشمیر رپورٹ والے شمارے کو مارکیٹ میں فروخت نہیں ہونے دیا گیا ۔ ٹائم اور نیوز ویک وغیرہ شماروں پر بھارت میں پابندی ہے ۔ جن میں کشمیر کے متعلق کوئی سٹوری چھپی ہو ۔ بھارت کی کڑی نگرانی اور سخت سنسر شپ کے باوجود اقوام عالم تک بھارتی مظالم کی داستانیں پہنچ رہی ہیں ۔

اس وقت اس امر کی شدید ضروت ہے کہ اقوام عالم اور بالخصوص عالم اسلام بھارت پر دباؤ ڈالے کہ وہ مسلمانان کشمیر کے لہو سے ہولی کھیلنا بند کردے ۔